

82344-بڑی پاکی یعنی غسل جابت کا طریقہ کار

سوال

بڑی پاکی حاصل کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟ اس کے بارے میں مختلف مذاہب الگ الگ طریقہ بیان کرتے ہیں، تو میرے لیے کس کے طریقے پر چنان واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور غسل کا کیا طریقہ تھا؟

پسندیدہ جواب

اول:

آپ پر کسی بھی معین مذہب کی پیر وی کرنا واجب نہیں ہے، آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کسی بھی ایسے معتاہل علم سے سوال پوچھیں جس کے علم و فضل کا اعتراف سب لوگ کرتے ہوں، آپ ان کے بیان کردہ دین کے احکامات پر عمل کرتے جائیں، اس کے بعد اگر اہل علم کے مابین کسی مسئلے میں اختلاف ہے تو آپ کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا، کیونکہ یہ اختلاف اللہ تعالیٰ کے ارادے و حکمت سے ہے۔

امّا جو مسلمان تلاش حق کیلیے اجتاد کی صلاحیت نہیں رکھتا تو اس کیلیے واجب ہی ہے کہ وہ اہل علم سے پوچھے اور عمل کرے اس کی اس سے زیادہ ذمہ داری نہیں ہے۔

دوم:

پہلے سوال نمبر (11497) کے جواب میں بے وضگی کی صورت میں وضو کرنے کی تفصیلات اور طریقہ گزرنچا ہے اس لیے اس کا مطالعہ کریں۔

سوم:

غسل جابت یا بڑی پاکی کیلیے دو طریقے میں:

کفایت کرنے والا طریقہ:

مطلوب یہ ہے کہ اگر آپ اس طریقے کے مطابق غسل کریں گے تو آپ کا غسل ہو جائے گا اور حدث اکبر سے پاکیزگی بھی مل جائے گی، اور اس طریقے میں خلل پیدا ہونے سے غسل صحیح نہیں ہو گا۔

غسل کا مکمل اور مسح طریقہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انداز سے غسل کرنا مسح ہے، واجب نہیں ہے۔

کفایت کرنے والا طریقہ یہ ہے کہ:

1- جابت، حیض یا نفاس سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے۔

2- اپنے سارے جسم پر پانی ڈالے، اپنے بالوں کی جزوں کو اچھی طرح ترکرے اور جہاں پانی پہنچنے میں کچھ وقت ہو وہاں تک بھی پانی پہنچائے، جیسے کہ بغلیں، لھٹکوں کی اندر وہی جانب وغیرہ، پھر اہل علم کے صحیح موقف کے مطابق لگی کرے اور ناک میں پانی پڑھا کر بھاڑائے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح المتع" (1/423) میں کہتے ہیں:

"اس بات کی دلیل کہ صرف اتنا غسل کفایت کر جائے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (وَإِن كُلُّمْ غَبَّاً فَأَطْهَرُوا) اور اگر تم جنی ہو تو اچھی طرح پاکی حاصل کرو۔ [البادرة: 6] اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا، لہذا اگر کوئی شخص ایک بار سارے جسم پر پانی بھالے تو اس پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اس نے اچھی طرح پاکی حاصل کر لی ہے" انتہی

غسل کا مکمل طریقہ کاروروج ذیل ہے:

1- جنابت، حیض یا نفاس سے پاکی حاصل کرنے کی نیت دل سے کرے۔

2- بسم اللہ پڑھے، اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوئے اور اپنی شرمگاہ کو بھی غلاظت سے صاف کرے۔

3- نماز کی طرح مکمل و منور کرے۔

4- اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بھالے اور بالوں کو ملے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جزوں تک پہنچ جائے۔

5- اپنے پورے بدن پر پانی بھالے اس کیلیے پہلے اپنے جسم کی دائیں جانب پانی ڈالے، پھر بائیں جانب، اور اس دوران اپنے دونوں ہاتھوں سے جسم کو ملے تاکہ ہر جگہ تک پانی پہنچ جائے۔

اس انداز سے غسل کرنے کی دلیل یہ حدیث ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے اور پھر نماز جیسا مکمل و ضوف ماتے، پھر غسل کرتے اور اپنے بالوں کا انگلیوں سے غلال کرتے یہاں تک کہ جب آپ کو ظن غالب ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو ترک کر دیا ہے تو تین مرتبہ اپنے جسم پر پانی بھالے اور سارا جسم دھوئے" بخاری: (248) مسلم: (316)

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غسل جنابت فرماتے تو دودھ کے ڈول جتنا بڑن منگوائے، آپ اسے اپنی ہتھیلی سے پکڑ لیتے اور اپنے سر کی دائیں جانب سے شروع کرتے پھر بائیں جانب ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سر پر ڈالتے" بخاری: (258) مسلم: (318)

مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (10790) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اس مسئلے میں اہم احکامات میں سے یہ بھی ہے کہ:

اگر غسل جنابت یا بڑی پاکی کا ہو تو پھر یہ وضو سے کفایت کر سکتا ہے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر دوران غسل ناقص وضو کوئی عمل ہو گیا ہے تو پھر دوبارہ وضو کرنا ہوگا، مزید کیلیے آپ سوال نمبر: (68854) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ عالم۔